REGD. No. L-5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ربوہ

الفضل

یوم چہارشنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ ۲ صلح ۱۳۳۶ ہش ۲ جنوری ۱۹۵۷ء نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم جنوری ۱۹۵۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ "دانت میں تکلیف چل رہی ہے اور اعصابی بے چینی بھی ہے۔ رات کسی قدر بے خوابی میں گذری" احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی روح پرور تقریر

ہمیں ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جن سے نظام خلافت ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ ہو جائے

ہمیشہ کی طرح آج بھی شیطان تمہیں ورغلانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن انشاء اللہ تم کامیاب رہوگے اور تم خدا کی جنت کے وارث ہوگے

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جو روح پرور تقریر فرمائی اپنے الفاظ میں اسکے ملخص کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے:۔

الوصیت میں خلافت کا ذکر

حضور نے فرمایا جماعت میں سلسلۂ خلافت کا خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی تصنیف الوصیت میں فرماتے ہیں۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں ... میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانیہ کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔" (الوصیت صفحہ ۸)

حضور نے فرمایا اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو "دوسری قدرت" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ان سے مراد خلافت ہی ہے۔ آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عزیزو ایمان بالخلافت پر قائم رہنے کے لئے اکٹھے ہو کر دعائیں کرتے رہو۔ تاکہ تم ایک جھنڈے تلے جمع رہو۔ اسلام کی جنگیں لڑسکو اور ساری دنیا کو فتح کرکے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالو۔ کہ یہی بعثت مسیح موعود کی غرض و غایت ہے۔

غیر مبائعین کا اعتراف

حضور نے فرمایا "دوسری قدرت" سے صرف ہم ہی خلافت مراد نہیں لیتے بلکہ خود غیر مبائعین نے بھی یہی سمجھا تھا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو اعلان کیا گیا۔ اور جس پر خواجہ کمال الدین صاحب اور دیگر اکابر غیر مبائعین کے بھی دستخط موجود ہیں۔ اس میں صاف لفظوں میں یہ لکھا گیا۔ کہ

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ... کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق .... کل قوم نے ...... جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔" (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

اس اعلان میں الفاظ "وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق" سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اس وقت الوصیت کے الفاظ "دوسری قدرت" سے خود غیر مبائعین بھی خلافت کا قیام ہی مراد لیتے تھے۔ گو بعد میں وہ اپنی مخصوص اغراض کے پیش نظر اس سے منکر ہو گئے۔

پھر خلافت اولیٰ کے بعد جماعت کے ننانوے فیصدی افراد نے میرے ہاتھ پر بیعت کرکے ایک دفعہ پھر یہ ظاہر کر دیا۔ کہ وہ جماعت میں خلافت کے قیام کو ضروری سمجھتے ہیں۔

نظام خلافت کو فتنوں سے محفوظ رکھو

حضور نے فرمایا موجودہ فتنہ کے دوران میں مجھے خصوصیت سے بار بار یہ خیال آیا ہے کہ ہمیں ایسے ذرائع اور طریق اختیار کرنے چاہئیں جن سے ہمارا نظام خلافت ہر قسم کے فتنوں اور شرارتوں سے محفوظ ہو جائے

یہ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفے خدا ہی بناتا ہے۔ لیکن تاریخ کی اس شہادت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ فتنہ پردازوں کی شرارت سے خلافت کی نعمت چھن بھی سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بعد ایسی ہی شرارتوں کی وجہ سے یہ نعمت چھن گئی۔ اور مسلمان اس کے مستحق نہ رہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے قرآن مجید نے خلافت کے قیام کا مشروط وعدہ فرمایا ہے۔ اس مشروط وعدہ سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو نظام خلافت کی حفاظت کرنے کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سال ہماری جماعت میں بعض لوگوں نے جو فتنہ پیدا کیا ہے۔ درحقیقت یہ ایک وعدہ ہے جس سے جماعت کو اللہ تعالےٰ نے ہوشیار کیا ہے۔ اور میں ایسے ذرائع اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے جس سے نظام خلافت ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ ہو جائے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر جنوری ۵۷ء

جماعت احمدیہ شاہراہ ترقی پر

اگر آپ پچھلے چندماہ کے مخالف اخبارات کو سامنے رکھیں۔ اور ان دعاوی اور افتراؤں کو دیکھیں۔ جو اس فتنہ کے گرد گھومتی ہیں۔ جو چند ایک غلط کار نفوس کی طرف سے جماعت کے اندر اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ اور جس طرح ان نفوس کو مخالفین نے ابھارنے کے لئے جدوجہد کی۔ اور پھر جلسہ سالانہ کی کامیابی کو دیکھیں۔ تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل الفاظ کی قدروقیمت آپ پر واضح ہوجائیگی۔ جو حضور نے جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں فرمائے ہیں۔ کہ:-

"میں نے ہمیشہ یہ دیکھا ہے۔ اور ہماری جماعت بھی ۴۲ سال سے یہ مشاہدہ کررہی ہے۔ کہ جب بھی ہمیں مٹانے کی کوششیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور ترقی دی۔ اور جماعت کے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔"

جب حضور یہ تقریر فرمارہے تھے۔ تقریباً چالیس ہزار انسانوں کا خاموش سمندر جلسہ گاہ میں آنکھوں کو خیرہ کررہا تھا۔ جس جوش نفس اور والہانہ انداز میں حضور تقریر فرمارہے تھے۔ اور جس انہماک سے سامعین ہمہ تن گوش بنے سن رہے تھے۔ ایک قابل دید نظارہ تھا۔ جو چشم فلک نے شاید اس صدی میں پہلی بار ہی دیکھا ہوگا۔ ایسی خاموشی تھی۔ کہ ایک سوئی کے گرنے کی آواز بھی سنائی دے سکتی تھی۔ البتہ کبھی کبھی یہ سکوت اور خاموشی "اللہ اکبر" کے دلگداز نعرے سے ٹوٹ جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور کی زبان سے لفظ تیروں کی طرح نکل نکل دلوں میں پیوست ہوتے چلے جارہے ہیں۔

ہاں تو۔ جس شخص نے پچھلے چندماہ کے مخالف اخبارات کی تعلیاں پڑھی ہیں۔ اور مخالفوں کی بڑیں سنی ہیں۔ اور پھر اس نے جلسہ کو دیکھا ہے۔ وہ یقیناً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا الفاظ کی تصدیق کرے گا۔ خواہ وہ شخص جماعت کا کتنا ہی مخالف کیوں نہ ہو۔ اگر اس کو ذرا بھی دیانت کا پاس ہے۔ تو اس کو اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ حضور کے ان الفاظ میں سچائی ہے۔ اور سچائی کے سوا کچھ نہیں۔ اور اگر نہیں تو پھر جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے:-

"اس سال کے دوران بعض ایسے حالات پیدا ہوئے۔ جس کی وجہ سے دشمن نے بڑی خوشیاں منائیں۔ اس نے یہ ظاہر کیا۔ کہ (نعوذ باللہ) جماعت احمدیہ اپنے امام کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہوگئی ہے۔ اور اب جماعت کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے۔ کہ اس نے ہماری جماعت کو ایک دفعہ پھر اپنے مرکز میں جمع ہوکر عملاً یہ ظاہر کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ کہ دشمن کا پراپیگنڈا غلط تھا۔ اور اس کی امیدیں جھوٹی اور باطل تھیں۔ وہ لوگ جو اس قسم کا پراپیگنڈا کررہے تھے۔ وہ آئیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ کہ جماعت بغاوت پر آمادہ ہے یا پہلے سے بھی زیادہ عقیدت کا اظہار کررہی ہے۔ ایسے لوگوں میں اگر ذرا بھر بھی دیانت ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع تو بڑی بات ہے۔ اگر انہیں حضور اکرمؐ کے غلاموں کی اتباع کی بھی کچھ توفیق مل سکے۔ تو انہیں اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ کر اعتراف کرلینا چاہیئے۔ کہ ان کا پراپیگنڈا غلط اور باطل تھا۔ اور جماعت اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی خاطر پہلے سے بھی زیادہ قربانی اور ایثار پر آمادہ ہے۔ گو ہم واقعی کمزور ہیں۔ اور بہت ہی کمزور ہیں۔ اور ہمارا دشمن ہر طرح کی طاقت رکھتا ہے۔ لیکن کاش کہ وہ ہماری جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے عملی سلوک کو دیکھ کر یہ سمجھ لے۔ کہ زمین وآسمان کا خدا اس جماعت کے ساتھ ہے۔ وہ یقیناً تمام فتنوں کو ختم کردے گا۔ اور ان تمام نظاموں کو ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ کردے گا۔ جو خدا تعالیٰ کے نظام کے مقابل پر آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ....

کاش ہمارے مخالفین بھی اللہ تعالیٰ کی اس فعلی شہادت کو دیکھیں اور انہیں نظر آجائے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے ساتھ ہے۔"

یہ واقعی ایک عظیم الٰہی نشان ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"میں سات آٹھ دنوں سے برابر کہہ رہا تھا۔ کہ وسوسہ اندازوں اور مخالفین کی شرارت کی وجہ سے اس سال اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی ہوئی ہے۔ وہ ضرور کوئی غیر معمولی نشان دکھائے گا۔" (روزنامہ الفضل مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۶ء)

اس عظیم نشان سے ہم بہت کچھ سبق سیکھ سکتے ہیں۔ اور مخالفین میں سے دیانتدار طبقہ بھی اس سے بڑا فائدہ اٹھاسکتا ہے۔ اور وہ طبقہ بھی سبق سیکھ سکتا ہے۔ جو ضد اور ہٹ دھرمی کا شکار ہے۔ کم ازکم وہ یہی سبق سیکھ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے لئے ایسے ہتھیار جو اب تک وہ استعمال کرتا رہا ہے۔ جو جھوٹ اور افتراء کے سوا کچھ نہیں بالکل ناکارہ ہیں۔ اور ایسے اوچھے ہتھیار استعمال کرنے سے اس کو فائدہ کی بجائے نقصان اور جماعت کو نقصان کی بجائے فائدہ ہی پہنچتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو۔ تو یہ طبقہ بھی یا اس کا کچھ حصہ بھی نشان راہ پاسکتا ہے۔ یا کم ازکم آئندہ ایسے اوچھے ہتھیاروں کے استعمال سے پرہیز ہی کرسکتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں خود سچائی کبھی ان طریقوں سے فروغ نہیں پاسکتی۔ جو طریقے وہ جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ جھوٹ کسی صورت میں بھی سچائی کا سہارا نہیں بن سکتا۔ بلکہ سچائی کو بھی چت گرانے کا باعث بنتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اسلام ایک سچائی ہے۔ اگر ہمارے مخالفین واقعی اسلام سے اور سچائی سے محبت رکھتے ہیں۔ اور اس کا پھریرا بلند کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں یقین کرلینا چاہیئے۔ کہ اسلام کی سچائی کا پھریرا بلند کرنے کے لئے سچائی کے سہارے کی ضرورت ہے۔ جھوٹ سے سچائی کسی صورت فروغ نہیں پاسکتی۔

یہ درست ہے کہ آج کل دنیا میں میکیاویلی سیاست سیاسی معاملات میں بظاہر کامیاب نظر آرہی ہے۔ اور دنیا کا سازوسامان رکھنے والی اقوام غالب ہورہی ہیں۔ لیکن یہ حقیقی کامیابی اور یہ حقیقی غلبہ نہیں ہے۔ حقیقی کامیابی اور حقیقی غلبہ سیاسی نہیں بلکہ حقیقی کامیابی اور حقیقی غلبہ دین کا ہے۔ اور دین حق کا نام ہے۔ اور وہ اپنے سہارا پر اٹھتا ہے۔ اور قائم ہوتا ہے۔ اسے کسی سیاسی چال یا میکیاویلی طریق کار کی نہ صرف یہ کہ ضرورت نہیں۔ بلکہ ایسی چال اور ایسا طریق کار اس کی عین ضد ہے۔ اور اس کا اختیار کرنا اس کی مخالفت ہے نہ کہ اس کی امداد۔

پھر ہمارے مخالفین کے لئے ایک اور بات قابل غور ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی افتتاحی تقریر کے شروع ہی میں فرمایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ کا بے حدوحساب شکر ہے۔ کہ اس نے اس سال پھر ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اس کے لئے قربانی کرنے کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے اپنے مرکز میں جمع ہونے کا موقع بخشا۔"

سوچنا اور دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ الفاظ محض نعوذ باللہ شیخی کے طور پر کہہ دیئے ہیں۔ یا ان کے پیچھے کوئی ٹھوس حقیقت ہے؟ بے شک جیسا کہ حضور نے اسی تقریر میں فرمایا ہے۔ ہم کمزور ہیں۔ اور بہت ہی کمزور ہیں۔ ہماری جماعت اقتصادی۔ سیاسی۔ معاشرتی لحاظ سے واقعی بہت کمزور ہے۔ اور دنیا میں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ لیکن اس حقیقت سے ہمارا مخالف بھی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ ہماری جماعت واقعی اپنی بساط سے بڑھ کر تبلیغ واشاعت کا کام کررہی ہے۔ اور ان قوموں میں کررہی ہے۔ جو اسلام کے یا تو پکے دشمن ہیں۔ اور یا اس سے بالکل بےخبر ہیں۔ اور اسلام کو محض ایک جبروتشدد کا دین سمجھتے ہیں۔ اور اس کو نعوذ باللہ دنیا سے مٹا دینا دنیا کی ترقی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔

الغرض اتنا تو ہمارے مخالف بھی دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہماری جماعت تھوڑا سہی۔ ہزار کمزوری کے ساتھ سہی۔ تبلیغ واشاعت اسلام کا کام کررہی ہے۔ کیا عدل وانصاف اور اسلام دوستی کا یہ تقاضا نہیں کہ ایسی جماعت کی مدد نہ سہی۔ صرف اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اور کم ازکم مسلمانوں کو تو اس کے خلاف غلط بیانیوں سے بھڑکایا نہ جائے۔ کیا اسلام دوستی کا اتنا بھی تقاضا نہیں۔

ولادت

چودھری عبدالستار خاں کلرک ملٹری ہسپتال راولپنڈی کے ہاں بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۲ر دسمبر بروز بدھ لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ مولوی فتح محمدؐ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۲۸[illegible]/EB ضلع منٹگمری کی دوہتی اور چودھری بوٹے خاں سکرٹری اصلاح وارشاد چک ۲۸۵/EB کی پوتی ہے۔ احباب نومولودہ کی صحت۔ درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ ناصر احمد خاں چک ۲۶۹/E.B ضلع ملتان

ذکرِ حبیب علیہ السلام

قسط نمبر ۲

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل یکم جنوری ۱۹۵۷ء)

مؤرخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے جو ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی

حضور کا اپنے دوستوں۔ مریدوں اور خادموں سے جس شفقت اور محبت کا سلوک تھا اس کی ایک موٹی سی مثال میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ایک روایت سے دینا چاہتا ہوں۔ جو انہوں نے حال ہی میں بایں الفاظ لکھوائی ہے

"ایک دفعہ میں اور میری والدہ قادیان گئے ہوئے تھے۔ میں ان دنوں لاہور میں ملازم تھا۔ جب ہم قادیان سے واپس ہونے لگے۔ تو مسجد احمدیہ کے چوک میں ایک یکہ ہمارے سامنے لایا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کمرے کے دروازے سے باہر تشریف لائے۔ تاکہ ہمیں رخصت کریں۔ اور اسی وقت حضور کا ایک خادم چند روٹیاں لے کر آگیا جو میرے کھانے کے واسطے لایا تھا کہ راستے میں سفر میں کھانے گا۔ حضور نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ چاہیے تھا کہ روٹی کسی برتن میں یا کپڑے میں لاتے مفتی صاحب روٹیاں کہاں اٹھاتے پھریں گے کم از کم کوئی کپڑا ہی ہوتا۔ اس میں روٹیاں لپیٹ دی جاتیں۔ تب حضور نے اپنی پگڑی کو نیچے اتارا اور اس پگڑی ہی سے رومال کے برابر کپڑا پھاڑا اور اس میں اپنے دست مبارک سے وہ روٹیاں رکھ کر اور باندھ کر مجھے دیں اور فرمایا آپ یہ لے جائیں۔"

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی اس روایت کے علاوہ ایک اور روایت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی پیش کرتا ہوں یہ بھی انہی کے الفاظ میں ہے کہ:۔

"۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے روز جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام ایک نامعلوم انسان کے ہاتھوں "تیغ برّان محمدؐ" کا شکار ہوا۔ تو اس کے بعد ہندو قوم میں حضور کی مخالفت کا ایک خاص جوش پیدا ہو گیا تھا۔ وہ ایام بڑے خطرے کے تھے چنانچہ وقت کی نزاکت کے پیش نظر ہم خدام نے مل کر حضور سے پہرہ کے انتظام کرنے کی درخواست کی جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ چنانچہ ابتداء میں چند نوجوان حضور اقدس کے مکانات کی ملحقہ گلیوں میں چکر لگا کر پہرہ دینے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ مگر پہرہ کا ایک دوسرا طریق جو مکانات کی تکمیل کے بعد جاری ہوا یہ تھا کہ حضور پرنور نے ہمیں اپنے مکانات کے بعض حصوں میں سو رہنے کا ارشاد فرمایا جہاں محترم حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب اور یہ خاکسار اوّل اوّل دونوں ایک ہی جگہ عشاء کی نماز کے بعد جاتے اور صبح کی نماز کے وقت وہاں سے آجایا کرتے۔ بعد میں دونوں کو الگ الگ حصوں میں بھی رہ کر خدمت پہرہ کا موقعہ ملتا رہا۔ یہ تبدیلیاں مکانات کی شکست و ریخت اور ترمیم و تنسیخ کی بناء پر ہوا کرتی تھیں اور حسب ضرورت ہم لوگ مختلف حصص مکانات میں راتوں کو جاگ کر اور زیادہ سو کر ڈیوٹی دیتے رہے۔ پہرہ کا یہ سلسلہ کم و بیش دو تین سال متواتر جاری رہا اور مختلف دوست اس خدمت کی سعادت پاتے رہے۔ میرے اس پہرے کا آخری زمانہ وہ تھا جبکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے رہائشی دالان کی مرمت۔ صفائی اور پلستروں کا کام جاری ہوا۔ یہی وہ دالان ہے جو بیت الفکر کے شمالی جانب دیوار بدیوار واقع ہے اور جس کے اندر بیت الدعا کا دروازہ کھلتا ہے میں اس دالان میں لمبے عرصے تک سوتا رہا۔ حضور نمازوں کے واسطے نیچے سے اوپر پہلے اسی دالان میں تشریف لاتے اور بیت الفکر میں سے ہو کر بیت الذکر یعنی مسجد مبارک میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

سردی کا موسم تھا اور بستر میرا ہلکا تھا اوّل اوّل تو گذر ہو جاتی رہی مگر جب سردی بڑھ گئی دوسری طرف دالان میں گچ کا پلستر ہوا تو کمرہ زیادہ ٹھنڈا ہو گیا۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ سردی کی شدت کے باعث مجھے رات بھر نیند نہ آئی۔ کروٹ لے کر یا بیٹھے رات گذاری۔ پچھلا پہرہ تھا کوئی دو بجے کا وقت ہوگا۔ جب تھک کر میں لیٹ گیا۔ ابھی چند ہی منٹ ہوئے کھڑکی کھلی اور سیدنا حضرت اقدس دالان میں داخل ہوئے۔ مگر میں خلاف معمول کھڑا ہو کر سلام عرض کرنے کی بجائے ٹھٹھرا چارپائی پر پڑا رہا۔ پہلے عموماً میں کھڑکی کھلنے کی آہٹ پاتے ہی ہوشیار ہو کر اٹھ کھڑا ہوا کرتا تھا۔ آج غیر معمولی کوتاہی کی وجہ سے حضور کو توجہ ہوئی اور آپ نے میری چارپائی کے قریب ہو کر مجھے غور سے دیکھا اور آہستگی سے اپنی پوستین جو میری چارپائی کے اوپر کھونٹی پر لٹک رہی تھی اتار کر میرے اوپر ڈال دی۔ میں گم سم پڑا رہا۔ ہلا جلا نہ بولا۔ حضور تشریف لے گئے۔ میں گرم ہوتے ہی گہری نیند سو گیا۔ اور پھر صبح کی اذان ہی سے جاگا۔ وضو کیا اور نماز کے لئے مسجد کو جانے کے لئے تیار تھا کہ حضرت اقدس صبح کی نماز کے واسطے اسی کھڑکی سے تشریف لے آئے۔ میں نے سلام عرض کیا اور حضورؑ مسکراتے ہوئے میری طرف بڑھے اور فرمایا:۔

"میاں عبدالرحمن آپ نے تکلف کر کے تکلیف اٹھائی بستر کم تھا تو کیوں نہ ہمیں اطلاع دی؟ شرط موت کی لگانا اور رنگ اجنبیت کا دکھانا ٹھیک نہیں۔ دو چار روز کی بات ہو تو اجنبیت انسان نباہ بھی سکتا ہے مگر عمر کی بازی لگا کر تکلف و اجنبیت میں پڑے رہنا باعث تکلیف ہوتا ہے جب آپ نے گھر بار چھوڑا ماں باپ چھوڑ دیے۔ وطن اور قبیلہ چھوڑ کر ہمارے پاس آگئے تو آپ کی ضروریات ہمارے ذمہ ہیں۔ مگر جب تک ہمیں اطلاع نہ ہو ہم معذور ہیں کیا کر سکتے ہیں۔"

بھائی صاحب کہتے ہیں میں نے ندامت سے گردن ڈال دی۔ سر جھکا لیا اور مجسم صورت سوال ہی بن کر رہ گیا۔

صبح کی نماز کے بعد سلام پھیرتے ہی حضرت نے حافظ حاجی فضل الدین صاحب بھیروی مرحومؓ کو یاد فرمایا۔ وہ حاضر ہوئے۔ حکم دیا کہ

"میاں عبدالرحمن کے پاس بستر نہیں ان کو آج ہی تیار کرا دیں ان کو ساتھ لے جائیں جیسا پسند کریں ویسا ہی بنوا دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس پہننے کے کپڑے بھی کم ہیں ایک دو جوڑے بھی حسب ضرورت بنوا دیں۔"

حکم کا ملنا تھا کہ حضرت حکیم صاحب نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور ساتھ ساتھ لئے پھرے دوکان کھلوائی اور کئی کپڑے میرے سامنے لائے گئے اور ہر بار مجھ سے پوچھا گیا۔ مگر میں نے ایک ہی چپ سادھ رکھی تھی۔ بار بار کے تقاضوں سے کچھ یاد کر کے میرا دل بھر آیا۔ اور میں زار و قطار رونے لگا۔ یہ حال دیکھ کر حضرت حکیم صاحب موصوفؓ نے مجبور ہو کر خود ہی بہترین کپڑے اور بستر کا انتظام کر کے فوری تیاری کی تاکید کر دی اور میری دلجوئی کرتے ہوئے واپس ساتھ لے آئے۔ شام سے پہلے نہایت اچھا بستر تیار ہو کر آگیا جو رات کو حضرت نے بھی دیکھا۔ اور بہت خوش ہوئے۔ کپڑے بھی دوسرے تیسرے دن مل گئے۔"

یہ مثالیں تو ان لوگوں کی ہیں جو حضور کے خدام میں شامل تھے اور حضور کو اپنا مقتدا و پیشوا مانتے تھے۔ لیکن لالہ ملاوامل اور لالہ شرمپت جیسے ہندو اصحاب بھی ایسے ہیں کہ جن کی ساری زندگیاں اس امر کی گواہ رہی ہیں کہ حضور کس طرح ان سے شفقت اور محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے اور اپنے پرانے تعلقات کا لحاظ رکھا کرتے تھے

یہ لوگ بھی ایسے تھے کہ جو حضور کے مخالفین میں کم از کم شامل نہیں تھے۔ لیکن حضور کی شفقت کا دامن صرف انہی لوگوں تک محدود نہ تھا بلکہ حضور کی شفقت سے وہ لوگ بھی حصہ پاتے تھے جو حضور کے شدید مخالف اور معاند تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق کون نہیں جانتا کہ وہ حضور کے کس قدر مخالف تھے اور کفر کا فتویٰ دینے میں پہل انہوں نے ہی کی تھی۔ حضور ان سے بھی اپنے قدیم مراسم کو بھولا نہیں کرتے تھے بلکہ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب نے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کاتب میاں غلام محمد صاحب امرتسری کو کارڈ لکھا کہ انہوں نے کوئی مضمون لکھوانا ہے۔ اس لئے چند دنوں کے لئے وہ حضور سے اجازت لے کر بٹالہ آجائیں۔ میاں غلام محمد امرتسری نے جب اس غرض کے لئے حضور سے دریافت فرمایا تو چونکہ ان دنوں حضورؑ بھی بعض اہم مضامین لکھوا رہے تھے اور کام جلدی کا تھا اس لئے حضور نے یہ نہیں کہا کہ ہم اجازت نہیں دے سکتے بلکہ فرمایا کہ

ان کو پیغام بھیج دو کہ وہ خود یہاں تشریف لے آئیں ہم ان کی پوری مہمان داری کریں گے اور ان کی آمد و رفت کے اخراجات بھی اپنے پاس سے دیں گے۔ وہ یہاں آکر ٹھہریں اور اس طرح کاتب سے اپنا کام بھی کروالیں۔"

میری عمر اس وقت نو دس سال کی ہی تھی لیکن میرا یہ پختہ اثر تھا کہ حضور کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ اپنے تعلقات کا اب بھی احساس ہے اور ان کا اثر قائم ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہی کے متعلق حضور کے حسن سلوک کی ایک اور مثال بھی ہے مارٹن کلارک والے مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی حضور کے خلاف جب بطور گواہ پیش ہو رہے تھے اور عدالت کی نگاہ میں حضور کو ظالم اور مجرم ٹھہرانا چاہتے تھے تو اس وقت ان کی گواہی کو کمزور کرنے کے لئے حضور کے وکیل نے خود مولوی محمد حسین صاحب کی زبانی ان کے خاندانی حالات بیان کروانے چاہے۔ لیکن حضور نے انہیں اس سے فوراً بڑی سختی سے منع کر دیا اور ناپسند فرمایا۔

یہ ایک بظاہر معمولی سی بات ہے۔ لیکن اس قسم کے اخلاق کا اصل اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے بصیرت اور عرفان کی دولت سے مالامال کیا ہے اپنے شدید دشمن سے اس قسم کا سلوک اور اس کے جذبات و احساسات تک کا خیال بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس سے پرانے تعلقات کا لحاظ رکھنا بھی حضور کی اس نہایت بلند فطرتی اور عالی ظرفی کی دلیل ہے جو اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر منصب ماموریت پر فائز کرنے کے بعد آپ کو عطا فرمائی تھی۔

دوستوں۔ خادموں۔ مریدوں اور اپنے ساتھ معمولی سا تعلق رکھنے والے لوگوں بلکہ دشمنوں اور مخالفوں سے بھی حضور کا جو سلوک تھا حضور کی سیرت میں اس کی سینکڑوں واضح اور درخشاں مثالیں ملتی ہیں۔ یہ نقشہ اور حضور کی سیرت پاک کی یہ جھلک کسی بناوٹ اور تکلف کا نتیجہ نہ تھی بلکہ یہ سب کچھ حضور کے معمول اور عام مزاج کے مطابق تھا۔ چنانچہ یہی رنگ حضور کے گھر کے اپنے افراد پر بھی اسی شفقت اور محبت کی صورت میں ظاہر ہوا کرتا تھا۔ حضور ہمیشہ دوستوں کو یہ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کیا کریں اور اپنے بچوں وغیرہ کی تربیت میں بھی اسلامی شریعت کا پورا پورا خیال رکھا کریں بلکہ جو لوگ غیر معمولی طور پر بچوں کے ساتھ سختی کا سلوک کرتے تھے۔ حضور ان سے سخت ناراض ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے نزدیک تو یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔

اسی طرح چونکہ حدیث نبوی میں بچوں کے منہ پر مارنے کی ممانعت آئی ہے اس لئے حضور ہمیشہ اس سے بھی منع کیا کرتے تھے اور خود بھی ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ جب میری عمر ابھی بہت چھوٹی ہی تھی مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی تو حضور نے غصہ کے عالم میں بھی مجھے منہ پر مارنے کی بجائے پشت پر ہاتھ سے چپت کی صورت میں مارا تھا

حضور بچوں سے بڑی محبت فرمایا کرتے تھے اور ان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کی خاطر ان کی باتوں کی طرف توجہ دیتے تھے کئی دفعہ حضور بچوں کے دل بہلاوے کی خاطر رات کو اخلاقی اور دینی کہانیاں بھی سنایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضور نے ہمارے بچپن میں "بھلے اور بُرے" کی کہانی بھی ہمیں سنائی تھی جس میں ایک شخص کا کردار نہایت اچھا اور پاکیزہ بتایا گیا تھا اور دوسرے کا بُرا۔ اس کہانی میں سبق دیا گیا تھا کہ انسان نیکی اور بدی کا امتیاز کر کے نیکی کو کس طرح اختیار کر سکتا ہے

میاں غلام محمد امرتسری جو حضور کی کتابوں کے کاتب تھے اور جن کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں حضور کی کسی کتاب کی کتابت کے سلسلے میں قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب والے مکان کے ایک حصہ میں ان کو ٹھہرایا گیا تھا۔ ان کے ساتھ ان کا چھوٹا بچہ بھی تھا۔ اس بچے سے اتفاقاً اس کی جوتی جو نئی ہی تھی گم ہو گئی۔ چنانچہ اس پر اس کے والد میاں غلام محمد امرتسری نے اسے بڑے زور سے ڈانٹا ڈپٹا اور پیٹنا شروع کر دیا بچے کی چیخ پکار سن کر اوپر سے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا اور دریافت فرمایا کہ کیوں بچے کو مارا جا رہا ہے۔ تو میاں غلام محمد نے کہا اس نے نئی جوتی گم کر دی ہے۔ حضور نے فرمایا۔

بچے کو نہ مارو ہم اسے نئی جوتی لے دیں گے۔ یا فرمایا ہم اس کے پیسے دیدیں گے۔

چنانچہ حضور کے کہنے پر میاں غلام محمد اپنے بچے کو اس طرح مارنے سے رک گئے۔

بچوں کی عام صفائی اور رکھ رکھاؤ کا بھی حضور کو ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۰۷ء میں جب فنانشل کمشنر قادیان آیا اور اس کے استقبال وغیرہ کا انتظام کیا گیا تو حضور نے خاص طور پر مجھے نئی پگڑی پہنوائی تھی۔

گھر کی مستورات اور خادموں تک سے بھی حضور کا سلوک ہمیشہ محبت۔ شفقت اور نرمی کا رہا۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا سلوک اپنے گھر والوں سے بہتر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ اپنے فعل اور قول سے اسی ارشاد نبوی کو ملحوظ رکھا۔ چنانچہ جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے مجھے اچھی طرح احساس ہے کہ گھر میں کبھی کسی معمولی سی شکایت کا بھی موقعہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ یہی حال گھر کے خادموں سے تھا۔ حافظ حامد علی صاحب جو حضور کے خادم تھے ایک دفعہ ان کو حضور نے کچھ ضروری خط ڈاک میں ڈالنے کے واسطے دئیے۔ اتفاقاً وہ خط ان سے کہیں گر گئے چند دنوں کے بعد وہ ضروری خط جن کے جواب کا بھی حضور کو سخت انتظار تھا کوڑے کرکٹ کے ڈھیر سے ملے۔ حضور کو پتہ لگا تو حضور نے صرف اتنا کہا کہ حامد علی! آجکل تمہیں ذہول ہونے لگ گیا ہے۔ ذرا توجہ سے کام کیا کرو۔

اس کے علاوہ حضور کے چہرے پر شکن تک نہیں آئی اور قطعاً کسی خفگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے واقعات اور پھر اسی قسم کے واقعات سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد تک پہنچے ہوئے ہیں اور میرے خیال میں یہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ وہ اس معین اور محدود وقت میں اپنی مرضی اور پسند کے مطابق بھی چند واقعات کا صحیح انتخاب پیش کر سکے محض دو چار واقعات اپنے ذوق اور علم کے مطابق میں نے احباب کے سامنے اس توقع کے ساتھ رکھ دئیے ہیں کہ اگر

در خانہ کس است حرفے بس است

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات کو جاننے کے لئے یہ تقریر قطعاً کافی نہیں۔ دوستوں کو ان ذرائع کی تلاش کرنی چاہیئے جہاں سے علم و معرفت کے یہ خزانے مل سکیں۔ کئی کتابیں اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں اور پھر حضور کا چہرہ مبارک دیکھنے اور آپ کی مجلس اور مصاحبت کا شرف حاصل کرنے والے لوگ ابھی تک ہمارے درمیان موجود ہیں گو ان کی تعداد مشیت الٰہی کے مطابق روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے تاہم دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس سیرت کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں یہ مصرعہ بڑی ہی حقیقت پر مبنی ہے کہ ؂

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

وہ لوگ جن کو حضور کا زمانہ نصیب نہیں ہوا۔ ان کے دلوں میں یہ خواہش شدید طور پر پیدا ہوتی ہو گی کہ اے کاش وہ بھی اس بابرکت زمانے میں ہوتے اور حضور کی مجلس کا شرف حاصل کرتے ان کی یہ خواہش گو اس رنگ میں تو اب پوری نہیں ہو سکتی۔ لیکن اب بھی اگر وہ حضور کی زندگی کے واقعات کو زیادہ سے زیادہ سنیں اور پڑھیں اور اپنے آپ کو اسی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں تو یقیناً ان کی اس خواہش کا اصلی اور نیک نتیجہ اب بھی نکل سکتا ہے

میں اپنی تقریر کو ختم کرنے سے پہلے حضور کی ایک اور روایت دوستوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن سے میں نے اس مضمون کے لئے مواد فراہم کیا تھا اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے اور ان کی عمروں میں برکت دے۔ دوستوں سے دعا کی درخواست کے طور پر میں اُن کے اسماء بھی پڑھ دیتا ہوں وہ یہ ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ مکرم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب۔ مکرم بابو فقیر علی صاحب اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب۔

اللہ تعالےٰ ان سب دوستوں پر اپنا فضل فرمائے اور دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ انہیں توفیق عطا فرمائے

اب اپنی تقریر کو میں ختم کرتا ہوں اور ختم کرنے سے پہلے دوستوں کو وہ روایت بھی سنا دیتا ہوں جو بطور دعا بھی در اصل مجھے اسی جگہ سنانی چاہیئے تھی۔

حضور کے کسی دوست نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ حضور پر درود بھیجنے کا کیا طریق ہے۔ حضور نے فرمایا بس وہی درود کافی ہے جو ہم لوگ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجتے ہیں مجھے بھی اس دعا میں سے حصہ مل جاتا ہے

دوستوں کو اس روایت کے مطابق درود شریف کی طرف کثرت سے توجہ کرنی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ہم بنی نوع انسان پر بے انتہا اور بے حد و شمار احسانات ہیں اور یہ بھی در اصل انہی کا فیض اور احسان ہے کہ آج ہم ان کے ایک خادم اور غلام کے ذریعہ ہدایت اور فلاح کی راہ پر ہیں۔ ورنہ کون جانتا ہے کہ وہ گمراہی اور ضلالت کی کن تاریکیوں میں اس وقت بھٹک رہا ہوتا۔ سو دوستوں کو ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے اور کثرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجتے رہنا چاہیئے کہ درود اصل یہ بھی درود بھیجنے والے کے اپنے نفس کی اصلاح[۴]

(۴) اور اس کی دینی ایمانی ترقی کا موجب ہے۔ اللّٰھم صل علےٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید۔ ختم بالخیر

(۵)

کماسی (گولڈ کوسٹ) میں احمدی نوجوانوں کا کامیاب اجتماع اور تربیتی کیمپ

از مکرم خلیل احمد صاحب اختر ۔ مبلغ انچارج اشانٹی سیکشن گولڈ کوسٹ بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

علاقہ اشانٹی کے احمدی نوجوانوں میں تبلیغی روح پھونکنے اور ان کو سلسلہ کے تنظیمی نظام سے روشناس کروانے اور دینی مسائل کے ابتدائی نوٹ لکھوانے کے لئے مورخہ ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ نومبر کو کماسی میں نوجوانوں کا پہلا شاندار اجتماع منعقد کیا گیا۔

تربیتی کیمپ کا پہلا اجلاس نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ کماسی میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب سلمہٗ نے برکات خلافت پر تقریر فرمائی آپ نے آیت استخلاف کی لطیف تفسیر فرمائی اور ثابت فرمایا کہ برکات نبوت کو دائم رکھنے کے لئے خلافت کا وجود لابدی ہے اور اگر یہ جڑ نہ رہے تو سب پھول پتیاں خشک ہو کر ضائع ہو جائیں گی۔

آپ کے بعد ہمارے ایک لوکل بھائی مسٹر محمود آف ییماسو نے دہریت کے متعلق تقریر فرمائی اور لامذہبیت کی برائیاں بتاکر ضرورت مذہب کی اہمیت واضح کی۔

اس کے بعد خاکسار نے بائیبل سے حضرت مسیح ناصری کی آمد ثانی کا مطلب واضح کیا اور بتایا کہ جس طرح دوبارہ ایلیاہ علیہ السلام کی بجائے حضرت یوحنا آئے تھے۔ اسی طرح اب حضرت مسیح ناصری کی بجائے کوئی اور آنا چاہیے تھا۔ جو مسیح ثانی ہوتا۔ اس سلسلہ میں بائیبل کے حوالے وغیرہ بھی لکھوائے۔

برادرم مسعود احمد صاحب نے بائیبل سے آنحضرت صلعم کے متعلق پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ آپ کا طرز بیان نہایت لطیف تھا۔ آپ نے بھی متعلقہ حوالے لکھوائے۔

اس پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت ہمارے کماسی سرکٹ کے چیف رئیس جناب صالح صاحب نے فرمائی۔ یہ دوست نہایت مخلص احمدی ہیں۔ اور ان کا ایک بیٹا تعلیم کے لئے ربوہ آیا ہوا ہے۔

اجتماع کا دوسرا اجلاس ۲۴/۱۱/۵۶ کو ۹ بجے احمدیہ مسجد میں چیف رئیس نوح کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مسٹر ابراہیم بن محمدؐ نے کی۔ جو ہمارے لوکل مبلغ ہیں۔ خاکسار نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور قرآن و بائیبل پر تقریر کی اور احباب جماعت کو اس کے متعلق نوٹ لکھوائے۔

خاکسار کے بعد مسٹر ابراہیم جمنا سکرٹری احمدیہ مشن کماسی نے تحریف بائیبل کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد مسٹر محمود آف ییماسی نے علامات مسیح موعودؑ از بائیبل۔ قرآن و حدیث پر تقریر فرمائی۔

ان کے بعد ہمارے لوکل مبلغ مسٹر ابراہیم بن محمدؐ نے مسیح کے ابن اللہ نہ ہونے پر بائیبل کی روشنی میں تقریر فرمائی۔ چیف رئیس صالح صاحب نے اخلاق کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ معلم عبدالکریم صاحب نے بتایا۔ کہ جب ابتداء میں احمدیت گولڈ کوسٹ میں آئی۔ تو علاقہ اشانٹی میں کس طرح ان کو تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اب خدا کا فضل ہے۔ اور جماعت مضبوط ہے۔

تیسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد معلم یوسف صاحب آف ییماسی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک ہمارے ایک لوکل مبلغ مسٹر داؤد نے کی۔ ان کے بعد ہمارے لوکل مبلغ مسٹر ابراہیم بن محمد نے عملی طور پر بتایا کہ کس طرح وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اٹھنے بیٹھنے سجدہ کرنے وغیرہ وغیرہ کے آداب اور طریقے بتائے۔ ان کے بعد ہمارے سکول کے ایک استاد مسٹر حکیم مراڈان صاحب نے رد کفارہ کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد باہر سے آمدہ نوجوانوں اور کماسی کے نوجوانوں کے درمیان فٹ بال کا ایک میچ ہوا۔ دونوں ٹیموں نے نہایت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ کماسی کی ٹیم نے دو گول کئے۔ لیکن باہر کی ٹیم نے ۳ گول کرکے بالکل غیر متوقع طور پر میچ جیت لیا۔ انشاءاللہ ان کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ٹرافی دی جائے گی۔

چوتھا اجلاس بعد نماز عشاء جناب پاپا بانک صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے حالات بیان فرمائے۔ آپ نے توکل۔ خدا ترسی اور قبولیت دعا کے واقعات کو خاص طور پر بیان فرمایا۔

آپ کے بعد برادرم مکرم مسعود احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات پر تقریر فرمائی۔ اور خاص طور پر ڈوئی والی پیشگوئی کو تفصیل سے بیان کیا۔

پانچواں اجلاس اتوار کے روز ۹ بجے زیر صدارت جناب الحاج معلم صالح صاحب جو عربی زبان خصوصاً فقہ کے نہایت جید عالم ہیں کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مسٹر عثمان غنی صاحب آف اساکورے نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "حادثہ صلیب" پر تقریر کی۔ اور بائیبل سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ اور احباب کو نوٹ بھی لکھوائے۔

برادرم مکرم مسعود احمدؐ صاحب نے "ذبیح اللہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بائیبل سے ثابت فرمایا۔ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ذبیح اللہ تھے۔

کالج آف ٹیکنالوجی آف کماسی کے ایک احمدی طالب علم مسٹر اسماعیل آڑو نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی بیان کئے۔ اور خصوصاً مصلح موعود والی پیشگوئی پڑھ کر اسکی تشریح کی۔

ان کے بعد اسلام کے خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات جناب برادرم مسعود احمدؐ صاحب نے بیان فرمائے۔

ہمارے ایک لوکل مبلغ جناب اسماعیل صاحب نے جنازہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور میت دفنانے وغیرہ کا طریقہ بتایا۔

اس کے بعد خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعد دعا ہمارا یہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

کھانے اور رہائش کے سلسلہ میں برادرم محمود کاکری صاحب اور ایک احمدی بہن ماہی عائشہ صاحبہ نے بہت امداد فرمائی۔ احباب کرام جہاں مبلغین اور مقررین کے لئے دعائیں فرمائیں وہاں ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کما حقہٗ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کے شرک نفاق اور ریاء سے بچائے۔ آمین

چندہ مرمت مقدس مقامات کو یاد رکھیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مد ظلہ العالی

قادیان کے مقدس مقامات کو گذشتہ بارشوں اور سیم وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے اس کے پیش نظر الفضل میں متعدد مرتبہ تحریک شائع ہو چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اس کام کی اہمیت کے پیش نظر اس مد میں ایک ہزار روپیہ کا گراں قدر چندہ عنایت فرمایا ہے۔ دوسرے احباب بھی حسب توفیق اس ضروری اور مبارک تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ یہ ایک اہم قومی فریضہ ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ

گمشدہ گھڑی

مورخہ ۲۸ دسمبر کو ایک گھڑی ضلع زنانہ جلسہ گاہ میں یا اس کے سامنے سڑک پر گر پڑی ہے۔ گھڑی کی پشت پر "نسیمہ یاسمین" انگریزی حروف میں لکھا ہوا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ عطا فرماویں۔ پانچ روپیہ انعام بھی دیا جائے گا۔ ناصر احمد باجوہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

مصباح کے متعلق

ماہ جنوری ۱۹۵۷ء کا مصباح دسمبر کے آخر میں شائع ہو کر سب کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ میں سیدنا ومامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ روح پرور تقریر جو حضور نے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع پر فرمائی تھی۔ اس کے علاوہ بعض اہم تقادیر بھی ہونگیں۔ اس کا حجم بھی زیادہ ہے۔ لیکن قیمت فی پرچہ صرف ۱۰ آنہ ہوگی۔ نیز جو بہنیں اور بھائی سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ پیشگی ادا فرمادیں گے۔ ان کا رسالہ سالانہ حساب میں ہی محسوب کیا جائے گا۔ امید ہے۔ جملہ بھائی اور بہنیں اس کی خریداری کی طرف توجہ فرمادیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مدیرہ مصباح ربوہ)

ایک خواب

مکرم محمد یوسف صاحب زیروی درویش قادیان کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ہے

بحضور انور سیدنا وامامنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

پیارے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور کی خدمت اقدس میں مؤدبانہ معروض ہوں کہ میں اوائل ستمبر ۵۶ء میں بسلسلہ تبلیغ ہندوستان میں دورہ کر رہا تھا۔ اور مجھے منافقین کے متعلق پورا علم نہیں تھا۔

میں نے قادیان واپس پہنچ کر ۱۲/۱۱/۵۶ کو رات کو خواب میں دیکھا کہ قادیان کا ایک سکھ طالب علم جو بی۔ اے میں قادیان کے کالج میں پڑھتا ہے۔ وہ اور اس کے بہن بھائی احمدی ہو گئے ہیں۔ اور وہ طالب علم اور بہن بھائی اور میں تینوں ایک صف پر بیٹھے ہیں۔ طالبعلم کی سلوار سفید اور نئی ہے اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا کہ ہمارا جو فرقہ الگ ہو گیا ہے۔ اس نے مجھ کو اپنا سردار چن لیا ہے اور کوشش کر رہا ہے کہ اب جہاں جہاں ہماری واقفیت ہے۔ ان سب کو پراپیگنڈا کر کے اپنے ساتھ ملا یا جائے

یہ بات سنکر میں نے اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ مولوی عبدالمنان صاحب تھے میں نے کہا کہ ہمارا منافقوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ان کی کوئی بات ہم پر اثر کر سکتی ہے۔ اس پر وہ قریب ہی پڑی ہوئی دو پرانی سی چارپائیوں میں سے ایک کی پائنتی پر ناامید سے ہو کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اور اس کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ حضور کی خدمت اقدس میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے مندرجہ بالا خواب اسی طرح دیکھی ہے جس طرح تحریر کر دی ہے۔

حضور کا ادنےٰ خادم

محمد یوسف زیروی درویش ۷۳

دار المسیح۔ قادیان دار الامان

حال وارد ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی اصحاب کا اگر کسی صاحب کو علم ہو یا خود ان اصحاب میں سے کوئی اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں وصیت کے بارہ میں ان سے ضروری خط وکتابت کرنی ہے۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۱۔ مبارکہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۷۱۸۸ بنت غلام نبی صاحب مرحوم محلہ دار الفتوح قادیان

۲۔ خواجہ ثناء اللہ صاحب وصیت نمبر ۷۶۰۹ ولد خواجہ عبداللہ صاحب اونتگام۔ ڈاکخانہ بانڈی پورہ ضلع بارہ مولا ریاست کشمیر۔

۳۔ رحمت اللہ صاحب وصیت نمبر ۸۴۲۶ ولد میاں مہر دین صاحب انصاری مراڑہ ضلع سیالکوٹ

۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب وصیت نمبر ۹۰۳۸ ولد میاں امام دین صاحب۔ حیاتیاں۔ ڈاکخانہ کاموکے ضلع گوجرانوالہ۔

۵۔ قاضی محمد سلطان صاحب وصیت نمبر ۹۱۱۵ ولد قاضی محمد اکرم صاحب گکیانہ۔ ضلع راولپنڈی

۶۔ شہزادہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۹۱۹۷ بنت چوہدری نذیر حسین صاحب ودہا۔ ضلع سیالکوٹ حال ۔۔۔

۷۔ شفیعہ سلطانہ بیگم وصیت نمبر ۹۲۷۹ بنت مرزا محمد افضل بیگ صاحب محلہ دار الرحمت ربوہ

۸۔ خواجہ بشیر احمد صاحب وصیت نمبر ۹۳۸۷ ولد خواجہ غلام نبی صاحب۔ چکوال۔ ضلع جہلم

۹۔ نجابت حسین احمد صاحب وصیت نمبر ۹۹۳۱ ولد شیخ نور محمد صاحب مرحوم۔ جمعدار یارڈہ ڈاکخانہ زیر ۔۔۔

چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں

نمایاں کام کرنے والی مجالس

۱۵ر نومبر کو ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ قائدین کرام سے گزارش کی گئی تھی کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جلد از جلد اپنے حلقہ کے خدام کی طرف سے تحریک جدید کے وعدہ جات لے کر ان کی مکمل فہرست مہتمم وکیل المال صاحب کی خدمت میں بھجوائیں۔ اور ان کے خلاصہ سے ہمیں اطلاع بخشیں۔ لیکن ابھی تک ساری مجالس نے ہمیں اپنی مساعی سے آگاہ نہیں کیا۔ جس قدر رپورٹیں ہمیں ملی ہیں۔ ان میں سے مکرم صوفی رحیم بخش صاحب اور میاں محمد یحییٰ صاحب معاون نائب صدران برائے کوئٹہ ولاہور ڈویژن اور چوہدری عبدالمجید صاحب قائد کراچی کا کام نمایاں ہے۔ ان کے علاوہ جب ماسٹر عبدالعلیم صاحب قائد جہلم۔ مبارک احمد صاحب ارشاد قائد راولپنڈی۔ میاں عبدالرشید صاحب قائد پشاور۔ قاضی رشید احمد صاحب قائد گنج مغلپورہ لاہور۔ چوہدری فضل کریم صاحب قائد لائل پور اور محمد نصیب صاحب عارف قائد نوشہرہ کا کام قابل قدر ہے۔ جن مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ ان میں سے اکثر مجالس ایسی ہونگی جو کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کا مرکز کو اپنی مساعی سے مطلع نہ کرنا ان کے حق میں نقصان دہ ہے۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ نہایت بابرکت زمانہ ہے۔ ہماری یہ کچھ کم خوش قسمتی نہیں کہ ہمیں حسن واحسان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل اور موعود خلیفہ کا زمانہ دیکھنا میسر آرہا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وسلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی سے لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہمیں حضور کی زیر ہدایات قربانیاں کرتے ہوئے وہ دن دیکھنا نصیب کرے۔ جب آپ کے مبارک ہاتھوں اسلام کو کھوئی ہوئی عظمت واپس ملے گی۔ بعد میں آنے والے لوگ ہماری خوش بختی پر رشک کریں گے۔ جیسے ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی قربانیوں کو یاد کر کے رشک کرتے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے اور وقت پر پورا کرتا ہے۔ وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بہت بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ خاتم النبیین کی بعثت کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا۔ اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا"

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بھرتی اسسٹنٹ سب انسپکٹران پولیس

تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۲۰ علاوہ سواری الاؤنس ۱۵ روپے گرانی الاؤنس علاوہ۔ وردی وکوارٹر سرکاری۔

شرائط۔ ایف۔ اے یا ڈپلومہ ایچی سن کالج۔ باشندہ اضلاع لاہور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ قد ۵ فٹ ۷" چھاتی ۳۳ انچ پھیلاؤ ۱½"

درخواستیں بمعہ نقول اسناد معرفت دفتر روزگار ۵/۱/۵۷ تک بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاہور رینج لاہور طلب کی گئی ہیں۔

(پ۔ ث ۱۲/۱۹/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

وصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۱۹۱ منکہ محمد یوسف ولد ولی محمد صاحب قوم گاڑھا پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن کھوڈاڈاکخانہ خاص ضلع مظفر نگر صوبہ یو پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ زمین ۱۴ بیگھے خام جس ہم دو بھائیوں اور ایک بہن میں مشترک ہے اور ایک مکان قیمتی -/۱۲۰۰ روپے۔ اس میں بھی ہم دو بھائی اور ایک بہن شریک ہیں۔ اس میں سے میں اپنے حصہ کی زمین اور مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنی ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہ آمد معین نہیں ہر ماہ کم یا زیادہ ہوتی ہے میں اس کے مطابق حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہونگا اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت پر کاربند رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

العبد:۔ محمد یوسف ۳/۷/۵۶

گواہ شد:۔ عبد الکریم درویش حلقہ ناصر آباد قادیان ۳/۷/۵۶

گواہ شد:۔ عبد الغفور درویش قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۱۳۱۹۲:۔ منکہ مظہر حسین ولد احمد حسین صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قصبہ بیرالا پور کھیرا ڈاکخانہ خاص ضلع شاہجہان پور صوبہ یو پی۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ساٹھ روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور میری یہ وصیت ہر طرح قائم رہے گی۔ العبد مظہر حسین ۲/۷/۵۶

گواہ شد عبد الغفور موصی نمبر ۱۰۶۵۰ قادیان ضلع گورداسپور انڈیا۔

گواہ شد فتح محمد موصی نمبر ۱۰۰۲۹ قادیان دار الامان ۲/۷/۵۶۔

نمبر ۱۳۱۹۳:۔ منکہ نذیر احمد ولد اللہ رکھا صاحب قوم ڈنگل پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ مسجد فضل حال جورہاٹ آسام۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد روپیہ جو دفتر محاسب قادیان میں جمع ہے مبلغ -/۴۰۰ روپے اور اس وقت میرا ذاتی ایک سائیکل ٹرک A.S.G 2233 قیمتی مبلغ -/۲۰۰۰ روپے جس کی کل قیمت -/۶۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ لیکن اس وقت کام نہ کرنے کی وجہ سے کاروبار بند ہے۔ اب واپس جا کر کام شروع کروں گا اور اس سے جو آمد ہو گی اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اپنا ماہوار چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراؤں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

العبد نذیر احمد ۴/۹/۵۶

گواہ شد۔ عبد الغفور ولد بشیر محمد قادیان موصی نمبر ۱۰۶۵۰

گواہ شد غلام حسین ولد نظام الدین بہشتی مقبرہ موصی۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ تین چار برس سے بعارضہ ٹی بی بیمار چلی آ رہی ہیں باوجود علاج کرانے کے افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار چوہدری معین الدین صنیار ریو کے ضلع سیالکوٹ

دعوت ولیمہ

محترم چوہدری عبد العزیز خانصاحب کا ٹھگڑھی ربوہ نے مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت دوپہر اپنے فرزند مولوی عبد الکریم صاحب شاہد مربی سیالکوٹ کی دعوت ولیمہ دی جس میں بہت سے احباب نے شمولیت کی اور بعد از طعام اجتماعی دعا میں شریک ہوئے مولوی صاحب موصوف کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو امۃ القیوم بیگم صاحبہ بنت ماسٹر چوہدری محمد دین صاحب کا ٹھگڑھی کے ہمراہ پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر (بقیہ صفحہ اول)

آئندہ کے لئے انتخاب خلافت کا طریق

حضور نے فرمایا میں غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آئندہ مجلس شوریٰ کے ذریعے خلیفہ کا انتخاب ہوا کرے۔ آج سے میں یہ طریق انتخاب منسوخ کرتا ہوں۔ اور آئندہ کے لئے یہ قاعدہ مقرر کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جب بھی خلیفہ کے انتخاب کا وقت آئے تو مجلس شوریٰ کی بجائے ایک اور مجلس اس کا فیصلہ کرے۔ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر۔ تحریک جدید کے وکلاء وصیتی سلسلہ اور جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپلوں کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زندہ افراد بھی اس مجلس کے رکن ہوں گے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے تمام علاقوں مثلاً سابق پنجاب، سندھ، سرحد اور مشرقی پاکستان وغیرہ کی مبایع احمدی جماعتوں کے اضلاعی امیر بھی اس مجلس میں شامل ہوں گے بشرطیکہ وہ وقت مقررہ پر مرکز میں پہنچ سکیں۔ مرکز کوشش کرے گا کہ ان سب کو اطلاع پہنچ جائے۔ لیکن اگر کسی بھی وجہ سے وہ وقت پر نہ پہنچ سکیں تو اس صورت میں ان کا کوئی حق نہیں ہوگا کہ وہ اس مجلس کے فیصلہ کو غلط قرار دیں بہرحال یہ مجلس جو بھی فیصلہ کرے گی وہ تمام جماعت کے لئے قابل قبول ہوگا اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی سمجھا جائیگا

یہ مجلس جو بھی خلیفہ منتخب کرے وہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہوگا اور اسے میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت اس کے شامل حال ہوگی اور جو بھی اسکے مقابل پر آئیگا وہ ذلیل اور ناکام ہوگا۔ کیونکہ وہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے وعدہ کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشا کے مطابق خلیفہ ہوگا اور ایسے خلیفہ کو یقیناً اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوگی

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں کما استخلف الذین من قبلھم کے الفاظ استعمال فرما کر ہمیں اس طرف بھی دلائی ہے کہ پہلی امتوں کے نظاموں پر بھی غور کیا جائے۔ اس کے لئے میں نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جو جلد اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اس مسئلہ کو جماعت کی مجلس شوریٰ میں پیش کر کے وہاں اس کا قطعی فیصلہ کیا جائے گا۔

سردست میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جب تک شوریٰ میں یہ معاملہ پیش نہیں ہوتا مندرجہ بالا طریق ہی قائم رہے گا۔ یعنی وقت آنے پر بجائے تمام جماعتوں کے نمائندوں کے اکٹھے ہونے کے مذکورہ بالا مجلس ہی اس کا فیصلہ کیا کرے گی وہی فیصلہ تمام جماعت کے لئے قابل قبول ہوگا۔

حضور نے فرمایا چونکہ یہ بھی شریعت کا حکم ہے کہ جس کے متعلق پراپیگنڈا کیا جائے یا جو خود خلیفہ بننے کا متمنی ہو اسے خلیفہ نہ بنایا جائے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کے متعلق یہ دونوں باتیں ثابت ہیں۔ اس لئے آئندہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کو انتخاب خلافت حقہ میں کسی درجہ بھی حصہ لینے یا دخل دینے کا قطعاً کوئی حق نہیں ہوگا۔

حضور نے متعدد حوالے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، صحابہ کرام، بزرگان دین اور فقہائے امت اس امر پر متفق ہیں کہ بے شک انتخاب خلافت اجماع سے ہوتا ہے۔ لیکن اس اجماع سے وہ اجماع مراد ہوگا جس کا جمع ہونا آسان ہو اور جسے بعد میں امت کی کثرت رائے نے تسلیم کیا ہو

پس مقررہ مجلس کا انتخاب درا صل جماعت کا ہی انتخاب ہوگا۔ اور یہ انتخاب قرآن مجید کی تعلیم۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بزرگان سلف اور فقہائے امت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشا کے عین مطابق ہوگا

حضور نے فرمایا میرے نزدیک آئندہ جو بھی خلیفہ ہو اس کے لئے یہ بھی ایک لازمی شرط ہونی چاہیئے کہ وہ قسمیہ طور پر یہ اقرار کرے کہ وہ خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتا ہے اور قیامت تک سلسلہ خلافت کو جاری رکھنے کی کوشش کرتا رہے گا اور اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کی مساعی جاری رکھے گا۔ اور بلا امتیاز امیر و غریب تمام مبایع احمدیوں کا خیال رکھے گا۔ اور ان کے حقوق کی حفاظت کریگا

اس کے بعد حضور اقدس نے بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی اور مساجد کی تعمیر قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر اور بعض دیگر اہم جماعتی امور بیان فرمائے (حضور کی تقریر کے اس حصہ کا ملخص انشاء اللہ آئندہ پیش کیا جائیگا) اور پھر حضور نے "نظام اسلامی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کے اہم موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح آدم سے لے کر اب تک ہر دور میں الٰہی جماعتوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا اور ہر دور میں ہی شیطان نے یہ کوشش کی کہ الٰہی جماعتیں اپنے اس عہد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے بھی یہ عہد کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بیعت میں بھی اس عہد کو شامل فرمایا۔ لیکن شیطان اس زمانہ میں بھی مختلف ذرائع سے کام لے کر جماعت کو اس عہد سے ہٹانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

حضور نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح اکابر غیر مبائعین کے قلوب میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بغض پیدا ہوا اور اس بغض نے کس طرح بڑھتے بڑھتے عداوت اور دشمنی کا رنگ اختیار کر لیا۔ حضور نے فرمایا افسوس ہے کہ ابتدائی زمانہ میں ہی بغض کا یہ بیج مختلف وجوہ کی بناء پر خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بعض افراد میں بھی نشوونما پانے لگا۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی موجودہ اولاد نے فتنہ منافقین میں اپنے آپ کو ملوث کر لیا۔

حضور نے اسلامی نظام کی مخالفت اور اس کے پس منظر پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالنے کے بعد جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ یاد رکھو تم جو خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو۔ آسمانی نظام کے سپاہی ہو۔ شیطان نئی نئی شکل میں تمہیں گمراہ کرنا اور جنت سے نکالنا چاہتا ہے۔ لیکن انشاء اللہ اس میں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں آدم کا مثیل ہوں۔ لیکن پہلے آدم نے تو ان کو جنت سے نکالا تھا۔ لیکن میں تمہیں جنت ... انشاء اللہ شیطان ناکام رہے گا اور تم خدا کی جنت میں داخل ہوگے۔ کیونکہ تم اس کے سچے پیرو ہو۔ (باقی)

تقریب شادی

مکرم شیخ سعید احمد رشید صاحب ڈی۔ ای۔ این ریلوے ایسٹ بنگال، پاکستان ابن شیخ مسعود احمد رشید صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنگ انجینئر انہار کی شادی عزیزہ مبشرہ خانم کرک دختر ڈاکٹر عبد الغفور خاں صاحب کرک ریس کورس روڈ لاہور کے ساتھ ۱۰ دسمبر کو خیر و خوبی سے انجام پائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے جماعت کے دیگر بہت سے بزرگوں نے بھی اس میں شرکت فرمائی احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندان اور احمدیت کے لئے ہر طرح بابرکت کرے۔

شیخ جمیل احمد رشید آف جمیل گیراج اوردو ملتان چھاؤنی

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء کو بعد نماز ظہر عزیزہ زینب بی بی صاحبہ بنت چوہدری عبد اللہ خان صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کا نکاح مسمی سعید احمد صاحب (عرف رشید احمد صاحب) پسر چوہدری شریف احمد صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ بالعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(عبد اللہ خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ)

نوٹ:۔ اس خوشی میں چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے مبلغ تیرہ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ ان کے دئے ہوئے پتہ پر روزانہ اخبار الفضل چھ ماہ کے لئے جاری کر دیا گیا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)